یک زمانہ صحبت با اولیاء　　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

حصولِ تقویٰ کا مختصر، آسان اور مؤثر طریقہ

عالم اسلام کے نامور علمی شخصیت

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کا دار الایمان والتقویٰ پشاور میں تشریف آوری کے موقع پر علماء، طلباء اور صلحاء کے عظیم مجمع سے قیمتی نصائح پر مشتمل جامع خطاب

مرتب: مولانا محمد جہانگیر

دار الایمان والتقویٰ پشاور

عرضِ مرتب

عالم اسلام کے نامور علمی شخصیت شیخ الاسلام
حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
6 ستمبر 2016 بروز منگل کو دارالایمان پشاور
تشریف لائے۔ اس موقع پر آپ نے علماء، طلباء،
اور عوام کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا۔
اس خطاب میں آپ نے نفس کی اصلاح اور شیخ
کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا۔
اگرچہ تقریر اور تحریر میں فرق ہوتا ہے تاہم اس بات
کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ شیخ الاسلام حضرت
مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے خطاب
کو من وعن قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔
تاکہ ان کے الفاظ کی تاثیر اور برکات برقرار رہیں۔

محمد جہانگیر۔
جامعہ زکریا ولی آباد، کوہاٹی گیٹ، پشاور۔
15-09-2016

فہرست

☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ، نحمدہ ونستغفرہ ونؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادیَ لہ و اَشھد ان لا اِلٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد انّ سیدنا و سندنا و نبینا و مولانا محمداً عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ و اصحابہ و بارک وسلّما تسلیما کثیرا.

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اَیُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿﴾

اٰمنت باللہ صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم و نحن علی ذلک من الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العلمینَ.

میرے محترم بزرگوں اور دوستو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ.

دارالایمان میں میری حاضری کا مقصد

یہ میرے لئے بڑی عظیم خوش قسمتی کا موقع ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس مبارک جگہ پر جودارالایمان والتقویٰ کے نام سے موسوم ہے۔آپ حضرات سے ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ مجھے جب کچھ عرصہ پہلے میرے انتہائی قابل احترام بزرگ حضرت مولانا مفتی سید مختار الدین شاہ صاحب دامت برکاتہم نے اس بات کی دعوت دی کہ میں اپنی پشاور حاضری کے موقع پر اس دارالایمان میں حاضری کا شرف حاصل کروں تو درحقیقت میری نیت یہ تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگر مفتی صاحب دامت برکاتہم کے فیض کو دنیا میں پھیلانے کے لئے دارالایمان والتقویٰ کی

خانقاہوں اور ان کے مراکز کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبولیت سے نوازا ہے۔اس کی خبریں مجھے وقتاً فوقتاً ملتی رہتی ہیں۔ اور ان کو معلوم کر کے الحمد للہ بڑا اطمینان اور سرور حاصل ہوتا ہے کہ اس دارالایمان کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے دین کا نور مسلمانوں کے اندر پھیلا رہے ہیں۔

سالک کو اصل فائدہ اپنے شیخ سے ہوتا ہے

تو میرے ذہن میں پچی بات ہے کہ یہ خیال نہیں تھا کہ میں کسی مقرر یا واعظ کے حیثیت میں اس دارالایمان کے مرکز میں حاضری دوں بلکہ درحقیقت میں ایک مستفید کی حیثیت میں حاضری کا میں نے خیال کیا تھا۔اور میرے تصور میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ اس موقع پر اتنا بڑا مجمع علماء، صلحاء اور اہل دین کا جمع ہوگا۔اور مجھے اس سے کوئی خطاب کرنے کی نوبت آئے گی اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس مرکز کو حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کے فیوض کو جاری کرنے کے لئے منتخب فرمایا اور جب کسی جگہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کسی بندے کے فیوض کو جاری کرنے کے لئے منتخب فرما لیتے ہیں تو وہاں اصل فائدہ اسی شخص سے ہوتا ہے جس سے وہ مرکز قائم کیا جس کو اللہ تبارک تعالیٰ نے اس مرکز میں فیض رسانی کا ذریعہ بنایا۔اور جو حضرات ان سے استفادہ کر رہے ہیں ان کو یہ چاہیے کہ اپنا مرکز توجہ اسی شخص کو قرار دیں جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے ،ان کی تربیت کے لئے ،ان کے تزکیے کے لئے منتخب فرمایا۔

مفتی محمد حسنؒ کا قول

مجھے یاد ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے وہ ایک مرتبہ ہمارے دارالعلوم میں تشریف لائے اور ہم نے اُن سے درخواست کی کہ آپ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں تو اس موقع پر حضرت نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں تمہاری فرمائش کے مطابق کچھ کہہ تو دوں گا لیکن یاد رکھو تمھیں اصل فائدہ اپنے اُن استادوں سے ہوگا۔جن استادوں سے تم تعلیم حاصل کر رہے ہو۔

اور پھر ایک بزرگ کا ملفوظ سنایا کہ وہ اپنے شیخ کے مرید تھے اور اُن سے تربیت حاصل کرتے تھے تو اُنھوں نے یہ فرمایا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے لئے اس کائنات میں سب سے زیادہ فیض رسانی کا ذریعہ میرا شیخ ہے اور اگر جنید بغدادیؒ بھی آجائیں تو میں جنید بغدادیؒ کے بجائے اپنے شیخ سے رجوع کرنے کو زیادہ پسند کروں گا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو میرے لئے واسطہ بنایا ہے اس کو میرے لئے ذریعہ بنایا ہے۔ لہذا اگر جنید بغدادی بھی آجائیں تو میرا شیخ چاہے اُن سے فیض حاصل کریں لیکن میں فیض اپنے شیخ سے حاصل کروں گا اور اسی سے استفادہ کرنے کی کوشش کروں گا۔

''توحیدِ مطلب'' کیا ہے؟

وجہ یہ ہے کہ دیکھئے! دینے والا تو ایک ہی ہے نہ کوئی استاد کچھ دے سکتا ہے، نہ کوئی شیخ کچھ دے سکتا ہے، نہ کسی کا کوئی بزرگ کچھ دے سکتا ہے، دینے والا ایک ہی ہے۔ البتہ اس ایک کی سنت یہ ہے کہ وہ عطاء فرمانے کے لئے کسی کو واسطہ بنادیتا ہے۔ میرے شیخ حضرت عارفی قدس اللہ سرہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ جل جلالہ کی سنت یہ ہے کہ وہ کسی واسطے کے ذریعے عطاء فرماتے ہیں چاہے وہ واسطہ شجرہ طور ہی کیوں نہ ہو اُس کے ذریعے عطاء فرماتے ہیں۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے، ان کے تزکیے کے لئے، ان کی تربیت کے لئے اپنے ایک بندے کو منتخب فرمادیتے ہیں۔ اور اُس کے واسطے سے اُن کا فیض دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ لہذا وہ جو فیض پہنچ رہا ہے وہ درحقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے پہنچ رہا ہے اور جس کو اس نے واسطہ بنایا ہے اس کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف چلے جاؤ تو وہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا جو اپنے شیخ سے ہوسکتا ہے۔ اس لئے مجھے جب بھی کسی ایسے مرکز میں حاضری کا اتفاق ہوتا ہے تو میری گزارش یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی تمام تر توجہ اور اپنی ساری کوششوں کا محور اپنے شیخ کو قرار دیں۔ اسی کو ''توحیدِ مطلب'' کہا جاتا ہے۔

تقویٰ سب سے بڑی نعمت ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے فیض کو جاری وساری فرمائیں اور چار دانگ عالم میں اس کا نور پھیلائیں اور ہم سب کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائیں۔ چونکہ فرمائش کی گئی ہے اس لئے محض حصول سعادت کی خاطر چند گزارشات پیش کرتا ہوں میں نے ابھی جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے:

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰادِقِیْنَ ﴿﴾

یہ ایک چھوٹی سی آیت ہے لیکن ایک بہت بڑا عظیم درس ہے جو اس آیت کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم سب کو عطا فرمایا ہے۔

سب سے پہلے حکم یہ دیا گیا کہ اے ایمان والوں! اتقو الله، اللہ سے ڈرو تقویٰ اختیار کرو۔ اگر قرآن کریم کو آپ مطالعہ فرمائیں تو سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرۃ سے لے کر آخر تک نہ جانے کتنی مرتبہ حکم یہ دیا گیا ہے کہ اتقوا الله، اتقوا الله، اتقوا الله اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ سے ڈرو، تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو۔ سارا قرآن اس حکم سے بھرا ہوا ہے کوئی قانون اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں تو ساتھ میں اتقوا الله لگا ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت اور سب سے بڑی سعادت اور انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اُس کے اندر تقویٰ پیدا ہو، متقی بن جائے۔ جب ایک مرتبہ اللہ تبارک وتعالیٰ تقویٰ کی دولت عطا فرما دیں، تو پھر اُس کی دنیا بھی درست، اس کی آخرت بھی درست، یہی جنت تک پہنچنے کا راستہ ہے کہ انسان کے اندر تقویٰ پیدا ہو۔

تقویٰ کے معنیٰ

تقویٰ کے کیا معنیٰ؟ تقویٰ کے معنیٰ یہ ہیں کہ انسان کے دل میں ہر وقت یہ ایک خلش پیدا ہو جائے، یہ ایک درد پیدا ہو جائے کہ میں جو کام کر رہا ہوں وہ میرے مالک اور میرے خالق

کی مرضی کے مطابق ہے یا نہیں اُس کا خیال، اُس کی فکر اور اُس کا دھیان انسان کے قلب میں اور اس کے رگ و ریشے میں سما جائے کہ ہر وقت اس کو یہ خیال اور فکر ہو کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں کوئی کام ایسا نہ کروں جو میرے خالق، میرے مالک، میرے منعم اس کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔ جب یہ تصور دل میں جم جاتا ہے تو اس کا نام تقویٰ ہے۔ یہ خلش ہے، جو انسان کے دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ پیدا فرماتے ہیں اور یہی خلش ہے جو انسان کو گناہوں سے بچاتی ہے یہی خلش انسان کے اخلاق کو درست کرتی ہے یہی خلش انسان کی معاشرت درست کرتی ہے اور اس کی ساری عبادات کو روح والی عبادت بناتی ہے۔

بھرا ہوا ہے سارا قرآن تقویٰ کے حکم سے! لیکن یہ اللہ جل جلالہ کی کرم نوازی ہے کہ جب وہ تقویٰ کا حکم دیتے ہیں کہ بندوں! تقویٰ اختیار کرو، تو اُس تقویٰ کو اختیار کرنے کا ایک راستہ بھی بتا دیتے ہیں مختصر لفظوں میں ایک راستہ بھی بتا دیتے ہیں، جب یہ کہا گیا کہ تقویٰ اختیار کرو۔ بندے نے یہ پوچھا کہ یا اللہ! بندہ یہ تقویٰ کیسے بنائیں؟ ہم اپنے اندر یہ تقویٰ کیسے پیدا کریں؟ کیا طریقہ ہو جس سے تقویٰ ہمارے دلوں میں آ جائیں؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ مختلف آیات میں اُس کے مختلف طریقے بتاتے ہیں۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ... جہاں پر آتا ہے۔ تو اُسی کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کوئی جملہ ایسا ارشاد فرما دیتے ہیں جس پر عمل کرنے سے تقویٰ حاصل کرنے میں بندے کے لئے آسانی ہو جائے۔

تقویٰ کے حصول کا مختصر ترین راستہ

یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے یوں تو اور بہت سی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقے بیان فرمائے ہیں۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ...

تقویٰ کیسے حاصل ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش [illegible]

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرو اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگو اُس سے دعا مانگیں [illegible]

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِه...

''اور اُس کے راستے میں مجاہدہ کرو۔''

یعنی اپنی خواہشات نفس کو قابو میں لانے کے لئے مجاہدہ کرو۔ غرض کہیں کوئی طریقہ بیان فرمایا کہیں کوئی طریقہ بیان فرمایا لیکن اس آیت کریمہ میں ایک ایسا طریقہ بیان فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو مختصر بھی ہے آسان بھی ہے اور سب سے زیادہ مؤثر بھی ہے۔ تقویٰ حاصل کرنے کے لئے اس سے زیادہ آسان اس سے زیادہ مختصر اس سے زیادہ مؤثر کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔ جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے۔

فرمایا: **اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ** ﴿﴾

''تقویٰ اختیار کرو اور اس کا راستہ یہ ہے کہ سچے لوگوں کے ساتھی بن جاؤ۔''

سچے لوگوں کے ساتھی بن جاؤ اور سچے لوگ کون ہیں جن کو قرآن کریم نے دوسری جگہ فرمایا کہ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿﴾

جو لوگ پہلے سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو تقویٰ عطا فرما رکھا ہے اُن کی صحبت اختیار کرو اُن کے ساتھ رہو، اُن کے ساتھی بن جاؤ اور بلکہ ہمارے حضرت مولانا عبدالغنی صاحب پھولپوریؒ اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے تھے کہ تقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہ پڑو سچے لوگوں کے ساتھ رہ پڑو۔ یعنی اپنی صحبت اپنا اُٹھنا بیٹھنا اور ملنا جلنا سچے لوگوں کے ساتھ رکھو، اُن کی صحبت اختیار کرو تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس صحبت کی برکت سے تقویٰ جو تمہیں مشکل نظر آرہا تھا وہ صحبت کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو شروع سے چلی آرہی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب کوئی حکم نازل فرماتے ہیں کوئی کتاب بھیجتے ہیں، آسمانی کتابیں اللہ

[illegible] نازل فرمائی، تورات، زبور، انجیل اور پھر آخر میں قرآن کریم۔ کوئی کتاب ایسی نہیں جس کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک پیغمبر کو نہ بھیجا ہو۔ ایسی مثالیں ہیں کہ پیغمبر آئے اور کوئی کتاب نہیں آئی لیکن ایسی ایک مثال نہیں ہے کہ جس میں کتاب آئی ہو اور ساتھ میں پیغمبر نہ آیا ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر کتاب کے ساتھ پیغمبر اس لئے بھیجتے ہیں، کہ صرف کتاب پڑھنے سے کتاب کے مطالعہ کرنے سے، محض کتاب کو باقاعدہ سبقاً پڑھ لینے سے بھی دین انسان کی زندگی میں نہیں آتا، دین اگر زندگی میں آتا ہے تو کسی پڑھانے والے کسی استاد، کسی شیخ کی صحبت سے دین انسان کی زندگی کے اندر آتا ہے اور اس صحبت کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے انسان کے اُوپر یہ کرم فرماتے ہیں کہ جو کام اس کو مشکل لگ رہا تھا صحبت کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو آسان کر دیتے ہیں جب کسی اللہ والے کی صحبت میں انسان بیٹھتا ہے، اس کے طرز عمل کو دیکھتا ہے اُس کی ایک ایک ادا کو جانچتا ہے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس خوشبو کو اس کے عمل کی خوشبو کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اندر بھی منتقل فرما دیتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی سنت چلی آرہی ہے۔

اللہ والوں کی صحبت سب سے بڑی نعمت ہے

لہٰذا آج ماشاء اللہ نظر یہ آرہا ہے کہ بہت بڑی تعداد ہمارے علماء طلباء کی موجود ہے میں بھی اسی برادری کا ایک ادنیٰ طلب علم ہوں لیکن طالب علم ہونے کی حیثیت سے بھی اور اپنے بھائیوں کا خیر خواہ ہونے کی حیثیت سے بھی اس موقع پر یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلے اپنے آپ کو اور پھر اپنے واسطے سے تمام حاضرین کو کہ وہ اپنی زندگی کو کسی اللہ والے کے تابع بنائیں، کسی اللہ والے کی صحبت کو غنیمت کبریٰ سمجھیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اگر کوئی ایسا بزرگ عطا فرمائیں تو یہ سمجھو کہ اس زمانے کے اندر اس سے بڑی نعمت کوئی اور نہیں ہے کہ اس کی صحبت میں چند لمحات بھی میسر آجائیں۔

یاد رکھیئے! آدمی اگر اپنے طور پر مطالعہ کرتا رہے۔ علوم میں کمال حاصل کر لے لیکن اپنی اصلاح کے لئے اس کو کسی مرشد کی، کسی شیخ کی، کسی راہنما کی، کسی اللہ والے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر بعض اوقات یہ علم بھی انسان کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تکبر انسان میں پیدا کر دیتا ہے، حب جاہ پیدا کر دیتا ہے، حب مال پیدا کر دیتا ہے۔ اگر کسی اللہ والے کی نظر پڑی ہوئی ہو، اللہ والے کی صحبت حاصل ہوگئی ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان فتنوں سے انسان کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ایک مقولہ آپ نے سنا ہوگا، فارسی زبان کا کہ:

؎ یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

کہ اگر چند لمحات کسی اللہ والے کی صحبت میں میسر آ جائیں تو وہ سو سال کی بے ریا عبادت سے بھی بہتر ہے۔ سو سال تک آدمی عبادت کر رہا ہے نفلیں بڑھ رہا ہے، نمازیں پڑھ رہا ہے، تلاوت کرتا ہے، ذکر کرتا ہے، تسبیحات پڑھتا ہے۔ سو سال گزارے ہیں اور عبادت بھی بے ریا، جس میں دکھاوا بھی نہیں تو وہ شاعر یہ کہتا ہے کہ ''یک زمانہ صحبت با اولیاء'' اولیاء کے ساتھ چند لمحوں کی صحبت وہ سو سال کی بے ریاء طاعت عبادت سے بہتر ہے۔

حکیم الامتؒ کا حکیمانہ جواب

تو کسی نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حضرت یہ تو کچھ مبالغہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف سو سال کی عبادت ہے اور سو سال کی عبادت بھی قید لگی ہوئی ہے بے ریاء، دکھاوا نہیں ہے۔ اللہ کے لئے ہو رہی ہے خالص اس کے باوجود کہہ رہے ہیں کہ کسی اللہ والے کی تھوڑی دیر کی صحبت وہ سو سال کی عبادت سے بہتر ہے یہ مبالغہ معلوم ہوتا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ ارے بھائی! میں تو یہ کہتا ہوں مبالغہ تو کیا ہوتا شاعر نے کچھ کمی کر دی ہے۔ اگر یوں کہتا کہ بہتر از صد لکھ سالہ طاعت بے ریاء تو بھی مبالغہ نہ ہوتا کہ سو لاکھ سال

کی بے ریاء طاعت بھی کر لی ہو تو صحبت کسی اللہ والے کی چند لمحوں کی وہ اُس سے بھی بہتر ہے وجہ اُس کی کیا ہے؟ کہ اللہ کا ولی اللہ والا جب اُس کی خدمت میں پہنچے اس کی صحبت میں پہنچے تو بعض اوقات وہ ذرا سی دیر میں زاویہ نگاہ بدل دیتا ہے، سوچنے کے انداز میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ ٹھیک ہے بے ریاء طاعت کی تھی اس میں ریاء نہیں تھا دکھاوا نہیں تھا لیکن ایک لمحے پر آدمی کو یہ خیال ہو جاتا ہے کہ میں نے تو الحمد للہ بڑی بے ریاء طاعت کی ہے۔ سو سال تک کی ہے اور اس کو اپنی طرف منسوب کرنے لگتا ہے۔ کسی اللہ والے کے پاس پہنچے، اللہ والے نے بتایا کہ خدا کے بندے جو کچھ تجھے توفیق مل رہی ہے وہ اللہ کی طرف سے مل رہی ہے۔ تعریف اُس کی ہے، تعریف تیری نہیں ہے تعریف اُس توفیق دینے والے کی ہے۔ ایک لمحے کے اندر اُس نے سارے عُجب کا اور اس کے تکبر کا خاتمہ کر دیا۔ لہذا ایک لمحے کی صحبت یہ بعض اوقات ایک طویل عبادت سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ اور انسان کے لئے فائدہ مند ہوتی ہے۔

یہ بات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں جو ساری زندگی لوگوں کے اصلاح کے کام میں جن کی صرف ہوئی۔ اور تصوف کی گتھیاں جنہوں نے سلجھائی وہ فرما رہے ہیں کہ سو لاکھ سال سے بھی بہتر ہے وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ اپنا دین کسی واسطے کے ذریعے عطاء فرماتا ہے۔ تنہا بیٹھ کر آپ نے مطالعہ کر لیا اور عبادت شروع کر دی۔ نہ جانے شیطان کہاں راہ رمار دے گا نفس کہاں انسان کو ہلاکت میں ڈال دے گا لیکن ایک اللہ والے کی صحبت میں پہنچنے کے بعد اس کو الحمد للہ ان سارے فتنوں سے نجات ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت چلی آرہی ہے۔ لہذا نبی کریم سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو تعلیم دی۔

حاجت بشاشت نیست روئے دلارام را

ایک بات بڑی پتے کی یاد آئی حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر تحریر فرمایا کہ جو صحابی ہے اس میں عجیب معاملہ ہے۔ کہ آج جب ہم کسی اللہ والے کو، کسی عالم کو

یاد کرتے ہیں تو نہ جانے کیا کیا القاب اس کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیں گے تو امام کہیں گے کوئی بعد کے فقہاء آئے تو کسی کو رأس الفقہاء کہہ دیا کسی کو شیخ الفقہاء کہہ دیا کسی کو شیخ المحدثین کہہ دیا، کسی کو شیخ الاسلام کہہ دیا طرح طرح کے القاب لوگوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ لیکن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھو جب ہم اُن کا نام لیتے ہیں تو کوئی یہ نہیں کہتا امام ابوبکر رضی اللہ عنہ کوئی یہ نہیں کہتا کہ امام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کوئی یہ نہیں کہتا کہ شیخ المحدثین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس قسم کے کوئی لقب صحابہ کرام کے ساتھ نہیں ہیں۔

تو حضرت فرماتے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ سارے القاب جو ہیں نہ یہ بعد کے لوگوں کے لئے تو ہیں لیکن صحابہ کرام کا معاملہ یہ ہے کہ جب یہ کہہ دیا کہ یہ صحابی ہیں رضی اللہ عنہ کہہ کر ان کے صحابی ہونے کا اقرار کرلیا تو سبھی کچھ کہہ دیا۔ پھر اُس کو یہ الگ الگ الفاظ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں پھر وہ امام بھی ہے وہ محدث بھی ہے وہ مفسر بھی ہے وہ فقیہ بھی ہے وہ شیخ الاسلام بھی ہے وہ سارے کے سارے صفات اس میں صرف ایک لفظ سے ادا ہو گئے کہ رضی اللہ عنہ جب کہہ دیا صحابی ہے تو یہ سبھی کچھ ہے وفرماتے ہیں کہ:

؎ حاجت بشاش نیست روئے دلارام را۔

جس کا چہرہ ہی خوبصورت ہو اس کو سنگار پٹار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سنگار اس کو چاہیے جس کا چہرہ خوبصورت نہ ہو تو اس کا اپنے کو خوبصورت بنانے کے لئے کبھی سنگار کرے گی، کبھی میک اپ کرے گی لیکن جس کا چہرہ ہی اللہ جل شانہ نے خوبصورت بنایا ہو۔ اس کو اس تمام سنگار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے جو کمالات عطا فرمائے ہیں ان کے بعد اُن کو کسی لقب کی حاجت نہیں اُن کو صرف اتنا کافی ہے کہ:

اِنَّهٗ صَحِبَ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا

کہ حضرت معاویہ ؓ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ غالباً تین پڑھتے ہوں گے اور عام طور پر تین پڑھنے کا رواج تھا حضرت معاویہ ؓ کے بارے میں کہا یہ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں تو جواب دیا عبداللہ بن عباس ؓ نے کیا جواب دیا کہ:

دَعْهُ فَاِنَّهُ صَحِبَ رَسُوْلَ الله ﷺ۔

''چھوڑو یہ باتیں، اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اُٹھائی ہے۔''

یہ لفظ، مطلب یہ ہے کہ صحبت اُٹھائی ہے اب اللہ تعالیٰ نے ان کو سارے عیوب سے ایک طرح سے مبرّا فرمایا۔

صحبت کی برکات

تو صحبت ایسی چیز ہے جو انسان کو کہاں سے کہاں پہنچاتی ہے۔ وہی عمر بن خطاب ؓ جو یہ کہتے ہیں ایک پہاڑ کے دامن سے گزرتے ہوئے اپنے آپ کو خطاب کر کے کہتے ہیں کہ

قِفْ یا ابن الخطاب

''اے خطاب کے بیٹے! ذرا ٹھہر۔''

یہ وہ پہاڑ ہے جس کے دامن میں تو تو اُونٹ چرایا کرتا تھا اور تیرے پاؤں گھٹنوں تک اُونٹوں کے پیشاب سے لت پت ہوا کرتے تھے اور آج تو ساری آدھی دنیا کا امیر المؤمنین بنا ہوا ہے۔ یہ کس کا صدقہ ہے۔؟ یہ صدقہ ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا، جس نے آج تجھے اس مقام پر پہنچا دیا۔ تو جتنے صحابہ کرام ہیں **الصحابة كلهم عدول**، معمولی بات ہے؟

الصحابة كلهم عدول

صحابی سارے عدل ہیں۔

کسی کے اُوپر فسق کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ **اصحابی کالنجوم** یہ سینہ تان کر اعتماد کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ فرما رہے ہیں:

اصحابی کالنجوم

''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔''

بایّ ھم اقتدیتم اھتدیتم

''جس کی بھی اقتداء کرلو گے ہدایت پا جاؤ گے۔''

یہ کہاں سے؟ یہ صرف صحبت کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ کوئی کتاب پڑھی تھی؟ باقاعدہ کوئی درس لیا تھا؟ کہ بھائی صبح سے لے کر شام تک چھ گھنٹے یا آٹھ گھنٹے پڑھا کریں گے کوئی درس نہیں لیا لیکن صحبت اُٹھائی نبی کریم سرورِ دو عالم ﷺ کی اور اس طرح اُٹھائی کہ آپ کا اُٹھنا، بیٹھنا، آپ کا کھانا، آپ کا پینا ایک ایک چیز نظروں میں سما گئی۔ اور نظروں میں سما کر اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لیا اس صحبت نے اتنا بڑا انقلاب برپا کیا۔

وہ لوگ جو خون کے پیاسے تھے ایک دوسرے کے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس صحبت کی برکت سے اُن کے دلوں میں انصاف پیدا کر دیا اُن کے دلوں میں رنگ پیدا کر دیا اُن کے دلوں میں ایثار پیدا کر دیا یہ ساری برکت صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔ تو یہ جو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تقویٰ اگر حاصل کرنا ہو تو صادقین کی صحبت اختیار کرو صادقین کے ساتھ اُٹھو بیٹھو۔ میں ابھی راستے میں مولانا عدنان صاحب کو سنا رہا تھا کہ آدمی کتنا بڑا عالم ہو جائے لیکن جب تک کسی شیخ کی تربیت میں نہ رہے اس وقت تک وہ کوئی مفید خدمت انجام نہیں دے سکتا۔

سچی بات یہ ہے۔ کتنے بڑے بڑے جلیل القدر علماء ہیں لیکن صحبت نہیں اُٹھائی کہیں جا کر رگڑے نہیں کھائے اس کے نتیجے میں بڑی تحقیقات بھی کیں بڑی تصنیفات بھی کی لیکن آج کوئی جاننے والا نہیں ہے۔ اور ایسے بھی ہیں کہ چھوٹی چھوٹی معمولی رسالے لکھ دیئے اور دنیا میں قبول عام ایسا ہو گیا کہ ساری دنیا میں پھیلے یہ کہاں سے؟ یہ کسی اللہ والے کی صحبت سے۔

اہل علم کے لئے شیخ کی ضرورت

تو میں سنا رہا تھا کہ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ علیہ ایک مرتبہ تشریف لے جارہے تھے گاڑی میں جارہے تھے۔ تو راستے میں گاڑی میں پیٹرول ختم ہوگیا تو ایک پیٹرول پمپ میں گاڑی کھڑی ہوئی پیٹرول لینے کے لئے تو وہاں دیکھا ایک ٹینکر کھڑا ہوا تھا پیٹرول سے بھرا ہوا ٹینکر وہ بھی پیٹرول بھروا رہا تھا پیٹرول پمپ سے۔ تو اللہ والوں کی نگاہ تو کوئی اس طرح ہوتی ہے کیا کیا سبق لیتے ہیں۔ فرمایا دیکھو! یہ ٹینکر جو ہے سارا پیٹرول سے بھرا ہوا ہے یہ کہاں کہاں لے جاکے پہنچائے گا پیٹرول کن کن لوگوں کو سیراب کرے گا پیٹرول سے لیکن خود اس کے جسم میں جو پیٹرول بھرا ہوا ہے اس کی بنیاد پر یہ اپنے آپ کو نہیں چلا سکتا کسی پیٹرول پمپ سے پیٹرول لے گا تو پھر چلے گا ورنہ چل نہیں سکتا۔ پھر فرمایا کہ یہ مثال ہے ہماری، آپ کی، کہ علم بھرا ہوا ہے اپنے سینے میں پیٹرول بھرا ہوا ہے اور وہ علم بھر حال دوسروں کو پہنچائیں گے دوسروں کو تبلیغ کریں گے دوسروں کو تدریس کریں گے دوسروں کو پڑھائیں گے لیکن خود ہم اپنے آپ سے بے خبر ہیں کہ ہمیں اپنے چلنے کے لئے کس پیٹرول کی ضرورت ہے وہ پیٹرول ہے درحقیقت صحبت اللہ والوں کی، صحبت اللہ والوں کی، اللہ والوں کے صحبت سے یہ پیٹرول حاصل ہوتا ہے۔ پھر انسان کے علم میں برکت ہوتی ہے اس کو تقویٰ حاصل ہوتا ہے اس کو اخلاص ملتا ہے اس کو خشوع پیدا ہوتا ہے اس کا دل تکبر سے، ریا کاری سے، حُب جاہ سے اور حُب مال سے خالی ہوتا ہے اس صحبت کے نتیجے میں۔

ایک پیغام امت مسلمہ کے نام

تو میری گزارش یہ ہے کہ وقت ختم ہورہا ہے۔ نماز کا وقت ہے مختصر بات یہ ہے کہ اپنی زندگی کو کسی اللہ والے کے تابع بنائیں ان کی صحبت اختیار کرنے کو اپنے لئے نعمت عظمیٰ سمجھیں اس کے بغیر انسان کی عادتاً اصلاح نہیں ہوتی یہ ایک پیغام ہے جو میں آپ حضرات کو

دینا چاہتا ہوں۔ جہاں پر کوئی ایسے لوگ موجود ہیں تو اُن کو غنیمت سمجھ کر اُن سے استفادے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اور آخر میں، میں اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بات آپ کو سُنا کر بات ختم کرتا ہوں۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ جب آج کسی سے کہا جائے کہ بھائی کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرو تو لوگ کہتے ہیں۔ کہ جی اللہ والے کہا سے لائیں۔ ہمیں تو ملتے نہیں ہیں اللہ والے اور بعض جگہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ:

خداوند یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں

کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

دو باتیں

میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، پہلے تو ایک بات یہ فرماتے تھے کہ ارے بھائی! تم کہتے ہو کہ اللہ والے نہیں ملتے، خالص اللہ والے، یہ بتاؤ کہ کون سی چیز خالص مل رہی ہے تمہیں؟ آٹا خالص مل رہا ہے، گھی خالص مل رہا ہے، تیل خالص مل رہا ہے۔ ہر چیز میں ملاوٹ ہے۔ آٹے میں ملاوٹ، تیل میں ملاوٹ، لیکن کیا ملاوٹ کی وجہ سے تم نے آٹا کھانا چھوڑ دیا؟ یہ فیصلہ کرلیا کہ بھائی آٹا خالص نہیں ملتا لہٰذا بھُس کھایا کریں گے اور گھی خالص نہیں ملتا تو گھی کی جگہ گریس استعمال کریں گے۔ کیا کرتے ہو؟ کہ باوجود اس ملاوٹ کے زمانے کے، تلاش کرتے ہو کہ کہاں آٹا اچھا ملتا ہے، کہاں تیل اچھا ملتا ہے، تلاش کر کے کہیں نہ کہیں سے نکال لاتے ہو اور اس کو استعمال کرتے ہو۔ تو بھائی کہتے کہ اور چیز خالص نہیں ملتی ہے تو اللہ والا بھی خالص نہیں ملتا لیکن تلاش کروگے تو ان شاء اللہ مل جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ:

كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْن

''صادقین کے ساتھ رہو۔''

یہ حکم قیامت تک ہے لہٰذا وعدہ ہے۔امام رازیؒ فرماتے ہیں ، یہ وعدہ ہے اس بات کا کہ قیامت تک صادقین موجود رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی بات کا حکم نہیں دے سکتے جس پر عمل ممکن نہ ہو۔ لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفساً اِلَّا وُسعَهَا. تو اللہ والا مل جائے گا لیکن تلاش کرنے کے بعد،ایک بات۔

دوسری بات یہ فرمائی کہ ایک مصیبت یہ ہے کہ جب اللہ والا اپنے لئے تلاش کرنا چاہتا ہے کوئی ،تو اپنے بارے میں تو کچھ سوچتا نہیں کہ میں کس اسفل السافلین میں ہوں لیکن اپنی اصلاح کے لئے اس کو اللہ والا چاہیے جنید بغدادیؒ اور عبدالقادر جیلانیؒ۔اُس سے کم پر راضی نہیں ہے۔تو اس کی وجہ سے کیا حاصل ہے کہ عبدالقادر جیلانیؒ تو آنے سے رہے اور جنید بغدادی آنے سے رہے لہٰذا محروم رہتا ہے۔

فرماتے تھے ارے بھائی! جیسی روح ویسے فرشتے جیسے تم ہو تمہارے لائق اللہ والے الحمدللہ موجود ہیں۔ بلکہ ایک مرتبہ میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک میرے عزیز کہنے لگے کہ حضرت کیا کریں کہیں کوئی اللہ والا ملتا نہیں ہے جس کے پاس جا کر ہم جس سے صحبت اُٹھائیں جس کی خدمت میں آئیں تو کیا کریں۔تو حضرت والد صاحب نے اس سے کہا کہ خدا کے بندے تم کہتے ہو ملتا نہیں، میں کہتا ہوں اپنے مسجد کے مؤذن کے پاس جا کے بیٹھا کرو اُس سے تمہیں فائدہ ہوگا یہ کم از کم پانچ مرتبہ اللہ کا کلمہ بلند کرتا ہے۔

مصلح کی تلاش کا معیار

تو اس واسطے اس کو اس معیار پر تلاش نہ کرو۔تلاش اس معیار پر کرو کہ میرے لئے میرے حالات کے لحاظ سے کون مصلح زیادہ فائدہ مند ہوسکتا ہے جو متبع سنت ہو کسی اللہ والے کی صحبت میں رہا ہو۔اور اس کا فیض لوگ اُٹھا رہے ہوں اس کی صحبت میں رہ کر آخرت کی فکر پیدا

ہوتی ہے۔ایسے لوگوں کے ساتھ اپنا تعلق جوڑ و تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان شاءاللہ تقویٰ کی نعمت عطا
فرمائیں گے۔اللہ مجھے بھی آپ کو بھی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔اور تقویٰ کی دولت
سے ہم سب کو سرفراز فرمائیں۔

(امین)